بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۷ ذوالقعدہ ۱۳۹۴ھ ۲۲ نبوت ۱۳۵۳ہش ۲۲ نومبر ۱۹۷۴ء	نمبر ۲۶۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۲ نبوت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۲۲ نبوت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق دریافت کرنے پر محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے آج صبح فرمایا :۔

"پسلی میں تاحال درد کی تکلیف ہے"

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو شخص صدق و صفا سے خدا کی طرف رجوع کرتا ہے خدا اس سے بڑھ کر اپنا صدق و صفا ظاہر کرتا ہے

مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان پورے طور پر اس کی محبت میں محو اور فنا ہو جائے

"جاننا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نہایت کریم اور رحیم ہے جو شخص اُس کی طرف صدق اور صفا سے رجوع کرتا ہے وہ اُس سے بڑھ کر اپنا صدق و صفا اُس سے ظاہر کرتا ہے۔ اُس کی طرف صدق دل سے قدم اُٹھانے والا ہرگز ضائع نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ میں بڑے بڑے محبت اور وفاداری اور فیض اور احسان اور کرشمۂ خدائی دکھلانے کے اخلاق ہیں مگر وہی اُن کو پورے طور پر مشاہدہ کرتا ہے جو پورے طور پر اُس کی محبت میں محو ہو جاتا ہے۔ اگرچہ وہ بڑا کریم و رحیم ہے مگر غنی اور بے نیاز ہے۔ اِس لئے جو شخص اُس کی راہ میں مرتا ہے وہی اُس سے زندگی پاتا ہے اور جو اُس کے لئے سب کچھ کھوتا ہے اُسی کو آسمانی انعام ملتا ہے۔

خدا تعالیٰ سے کامل تعلق پیدا کرنے والے اُس شخص سے مشابہت رکھتے ہیں جو اوّل دُور سے آگ کی روشنی دیکھے اور پھر اُس سے نزدیک ہو جائے یہاں تک کہ اُس آگ میں اپنے تئیں داخل کر دے اور تمام جسم جل جائے اور صرف آگ ہی باقی رہ جائے۔ اِسی طرح کامل تعلق والا دن بدن خدا تعالیٰ کے نزدیک ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ محبتِ الٰہی کی آگ میں تمام وجود اُس کا پڑ جاتا ہے اور شعلۂ نور سے قالبِ نفسانی جل کر خاک ہو جاتا ہے اور اُس کی جگہ آگ لے لیتی ہے۔ یہ انتہا اس مبارک محبت کا ہے جو خدا سے ہوتی ہے۔ یہ امر کہ خدا تعالیٰ سے کسی کا کامل تعلق ہے اس کی بڑی علامت یہ ہے کہ صفاتِ الٰہیہ اُس میں پیدا ہو جاتی ہیں اور بشریت کے رذائل شعلۂ نور سے جل کر ایک نئی ہستی پیدا ہوتی ہے اور ایک نئی زندگی نمودار ہوتی ہے جو پہلی زندگی سے بالکل مغائر ہوتی ہے اور جیسا کہ لوہا جب آگ میں ڈالا جائے اور آگ اُس کے تمام رگ و ریشہ میں پورا غلبہ کر لے تو وہ لوہا بالکل آگ کی شکل پیدا کر لیتا ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ آگ ہے گو خواص آگ کے ظاہر کرتا ہے۔ اِسی طرح جس کو شعلۂ محبتِ الٰہی سر سے پیر تک اپنے اندر لے لیتا ہے وہ بھی مظہر تجلیاتِ الٰہیہ ہو جاتا ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ وہ خدا ہے بلکہ ایک بندہ ہے جس کو اُس آگ نے اپنے اندر لے لیا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶، ۱۷)

دُنیا کی خوشیاں عارضی ہیں

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ فرمودہ ۲۹ مئی ۱۹۲۲ء میں فرمایا :۔

"صحابہؓ نے جو قربانیاں کیں وہ بدلے کے لئے نہیں کی تھیں نیکی کا کام خود اپنے اندر ایک لذّت اور راحت رکھتا ہے۔ جو شخص ایک ڈوبتے ہوئے کو بچاتا ہے اس کو اتنی خوشی ہوتی ہے کہ ایک بادشاہ کو ایک ملک کے فتح کرنے پر نہیں ہو سکتی۔ کسی بیکس اور بے بس کی مدد سب سے بڑا کام ہے اور سب سے بڑی خوشی ہے اور سب سے زیادہ بیکس وہ شخص ہے جو خدا سے دُور ہوتا ہے۔ ایک فاقہ کش شخص کی حالت ہزار درجہ بہتر ہے اُس بادشاہ سے جس کے خزانے روپیہ سے پُر ہیں اور مُلکوں پر اس کا تصرف ہے مگر وہ اپنے رب سے دُور ہے۔ اگر وہ خوش ہے تو اس کی خوشی اس نادان بچّے کے مانند ہے جس کی ماں مَر گئی ہو اور وہ خیال کرتا ہو کہ یہ مجھ سے رُوٹھ گئی ہے اور وہ اس کو منانے کے لئے اس کے مُنہ پر ہاتھ مارتا اور کہتا ہو کہ ماں تو مجھ سے بولتی کیوں نہیں کیا تُو مجھ سے رُوٹھ گئی ہے۔ حالانکہ وہ نادان نہیں جانتا اسکی ماں کی خاموشی عارضی نہیں بلکہ وہ ہمیشہ کے لئے اس کو چھوڑ گئی ہے۔ پس کوئی شخص خواہ کتنے ہی خزانے اور جائدادیں رکھتا ہو اگر وہ خدا سے دُور ہے تو ایک سنسان جنگل میں ہے اور سانپوں سے کھیلتا ہے جن کے زہر کا اسے علم نہیں۔ پس تم دُنیا کی خوشی پر مت جاؤ اس کی خوشیاں عارضی ہیں۔ دُنیا داروں کے مال ان کے آرام اور ان کے علوم ہیچ ہیں جبکہ ان کا خدا سے تعلق نہیں مگر تم دولتمند ہو، تم بادشاہ ہو، کیونکہ خدا نے تم سے دوستی کی ہے۔ دُنیا کے امیر تمہارے سامنے کچھ نہیں پس تم خداداد دولت لیکر نکلو اور ان لوگوں کے پاس پہنچو جو دُنیا کی نظروں میں امیر اور بادشاہ اور دولتمند ہیں مگر درحقیقت وہ محتاج اور سخت محتاج ہیں۔"

(خطباتِ محمود جلد اوّل صفحہ ۶۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۲ ماہِ نبوت ۱۳۵۳ھش

بے حساب پیداوار دینے والی کھیتی

اللہ تعالیٰ نے یہ فرما کر کہ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ (البقرہ آیت ۲۶۸) مسلمانوں کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ اپنے جائز ذرائع سے کمائے ہوئے مالوں کو اللہ کی راہ میں بڑھ چڑھ کر خرچ کریں۔ اِس کے صِلہ میں اللہ تعالیٰ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کے اِس مال کو کئی گُنا بڑھا کر اِسی دُنیا میں انہیں واپس عطا کر دے گا جیسا کہ فرمایا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗٓ اَضْعَافًا کَثِیْرَۃً (البقرہ آیت ۲۴۶) نیز اُس نے انہیں یہ بھی بشارت دی کہ انفاق فی سبیل اللہ کے نتیجہ میں وہ انہیں برکتوں، رحمتوں اور فضلوں سے اِسی دُنیا میں ہی نہیں نوازے گا بلکہ انہیں اگلے جہان میں بھی اپنی رضاء کی جنّتوں میں داخل کر کے پاک مکانوں میں انہیں رکھے گا اور وہاں ان کو ایسی ایسی نعمتیں عطا کرے گا کہ جن کا وہ اِس دُنیا میں تصوّر بھی نہیں کر سکتے جیسا کہ اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَہُمْ وَ اَمْوَالَہُمْ بِاَنَّ لَہُمُ الْجَنَّۃَ (التوبہ آیت ۱۱۱) اور وَیُدْخِلْکُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ وَمَسٰکِنَ طَیِّبَۃً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ (الصف آیت ۱۴) سے ثابت ہے۔

اب جہاں تک انفاق فی سبیل اللہ کے نتیجہ میں اِس دُنیا میں مال کے بڑھنے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے انفاق کو زراعت کی مختلف شکلوں سے تشبیہ دے کر واضح فرمایا ہے کہ جس طرح زمین میں بویا ہوا بیج اس سے اُگنے والی فصلوں کے ذریعہ کئی گُنا ہو کر اسے بونے اور کاشت کرنے والے زمیندار کو واپس مل جاتا ہے اِسی طرح خدا کی راہ میں خرچ کیا ہوا مال کئی گُنا ہو کر خرچ کرنے والے کی طرف واپس لَوٹا دیا جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَہُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْۢبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ○

(البقرہ آیت ۲۶۲)

ترجمہ:۔ جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُن کے اِس فعل کی حالت اُس دانہ (بیج) کی حالت کے مشابہ ہے جو سات بالیں اُگائے اور ہر بالی میں سَو دانے ہوں۔ اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے اس سے بھی بڑھ کر دیتا ہے اور اللہ وسعت دینے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ خدا کی راہ میں اپنے اموال خرچ کرنا زمین میں ایسا بیج بکھیرنے کے مترادف ہے کہ جس کے نتیجہ میں خدا چاہے تو بیج کے مقابلہ میں سات سو گُنا بلکہ اس سے بھی زیادہ اناج پیدا ہو سکتا ہے۔ مراد یہ کہ اللہ تعالیٰ انسان کو اس کی راہ میں خرچ کئے ہوئے مال کا سات سو گُنا سے بھی بڑھ کر اجر و ثواب اور خیر و برکت عطا کرتا ہے۔ زرعی پیداوار کا یہ اتنا بلند معیار ہے کہ دُنیا زرعی میدان میں بے پناہ سائنسی ترقی کے باوجود ابھی اِس معیار کو نہیں پہنچ سکی ہے، لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کوئی ہماری راہ میں اپنا مال خرچ کر کے دیکھے ہم اتنا یعنی سات سو گُنا ہی نہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اجر و ثواب اور خیر و برکت دینے پر قادر ہیں۔

پھر زراعت کا ایک شعبہ باغبانی بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انفاق فی سبیل اللہ کو اس سے بھی تشبیہ دے کر واضح فرمایا ہے کہ جس طرح باغات سے بے حد و بے شمار اور بے حساب پھل حاصل ہوتا ہے اسی طرح جو لوگ خدا کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں اس خرچ کے نتیجہ میں انہیں جو برکت عطا کی جاتی ہے وہ اس سے دوگنا ہوتی ہے جتنا کہ ڈھیروں ڈھیر اور بے حد و بے حساب پھل ایک خوب سیراب کئے ہوئے سرسبز و شاداب باغ سے حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ انفاق فی سبیل اللہ کو پھلوں سے لدے ہوئے باغ سے تشبیہ دیتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَہُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ وَتَثْبِیْتًا مِّنْ اَنْفُسِہِمْ کَمَثَلِ جَنَّۃٍۢ بِرَبْوَۃٍ اَصَابَہَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُکُلَہَا ضِعْفَیْنِ فَاِنْ لَّمْ یُصِبْہَا وَابِلٌ فَطَلٌّ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ○ (البقرہ آیت ۲۶۶)

ترجمہ:۔ اور جو لوگ اپنے مال اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اور اپنے آپ کو مضبوط کرنے کے لئے خرچ کرتے ہیں ان کے خرچ کی حالت اُس باغ کی حالت کے مشابہ ہے جو اُونچی جگہ پر ہو اور اس پر تیز بارش ہوئی ہو اور جس کی وجہ سے وہ اپنا پھل دوچند لایا ہو اور اس کی یہ کیفیت ہو کہ اگر اس پر زور کی بارش نہ بھی پڑے تو تھوڑی بارش ہی اس کے لئے کافی ہو جائے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے اِن آیات میں انفاق فی سبیل اللہ کو کھیتی اور باغ سے تشبیہ دے کر حتمی اور یقینی طور پر اِس امر کی ضمانت دی ہے کہ جو شخص بھی سچّی نیّت سے لوجہ اللہ اپنا مال دین کی راہ میں خرچ کرے گا خدا تعالیٰ نہ صرف یہ کہ اگلے جہان میں جنّت کے اعلیٰ مدارج اسے عطا کرے گا بلکہ اِس دُنیا میں بھی اس کے مال کو بڑھائے گا اور اِس حد تک بڑھائے گا کہ وہ سات سو گُنا سے بھی زیادہ ہو سکتا ہے یعنی اُس میں غیر معمولی اور خارق عادت برکت ڈالے گا اور یہ خارق عادت برکت ایک نشان کے طور پر ہو گی۔

اِس نشان کو خدائی جماعت کے افراد ہونے اور من جانب اللہ انفاق فی سبیل اللہ کی توفیق عطا ہونے کی بناء پر اِس زمانہ میں ہمارے لئے خاص کر دیا گیا ہے۔ ہم پر اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا فضل اور احسان ہے کہ اُس نے ہمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قائم ہونے والی جماعت میں شامل فرما کر اور پھر مالی قربانیوں کی توفیق عطا کر کے ہمارے نفوس و اموال میں برکت ڈالنے کے وعدے کو نہ صرف پورا فرمایا ہے بلکہ مسلسل پُورا فرماتا چلا جا رہا ہے۔ نفوس و اموال میں یہ برکت اسی صورت میں پڑ سکتی ہے کہ قربانیوں کے مواقع ہمیں مسلسل میسّر آتے چلے جائیں۔ چنانچہ نظامِ خلافت کی برکت سے یہ انمول مواقع ہمیں مسلسل ملتے چلے آ رہے ہیں۔ اِنہیں مواقع میں سے ایک تحریکِ جدید کا وہ مالی جہاد ہے جو گزشتہ ۴۱ سال سے مسلسل جاری ہے اور جو اس میں حصّہ لینے والوں کے لئے نفوس و اموال میں برکت کا موجب بنتا چلا آ رہا ہے۔

ہم میں سے کون ہے جس نے خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی راہ میں کچھ دیا اور اس سے سینکڑوں اور ہزاروں گُنا خدا تعالیٰ نے اس کے اموال میں برکت نہیں ڈالی۔ ایک بھی نہیں۔ ہم میں سے ہر شخص ایک نشان کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور وہ نشان یہی ہے کہ مالی قربانیوں میں حصّہ لینے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر شخص کے نفوس و اموال میں برکت ڈالتا چلا آ رہا ہے۔ ہر شخص اپنے اخلاص کے مطابق اجر پاتا ہے اور ضرور پاتا ہے۔ یہ اُس خدا کا وعدہ ہے جو زمین و آسمان کے خزانوں کا مالک ہے اور جس کو چاہتا ہے اُس کے اخلاص کے مطابق ان خزانوں میں سے بے حساب عطا کرتا ہے۔ ہمارے متعلق اس کا یہ وعدہ ہے جو اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا اور آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں تیرے خالص اور دلی محبّوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا۔۔۔ خدا انہیں نہیں بھولے گا اور انہیں فراموش نہیں کرے گا اور وہ علیٰ حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

خدا تعالیٰ سے اجر پانے اور نفوس و اموال میں مزید برکت عطا ہونے کا ایک نیا موقع تحریکِ جدید کے اکتالیسویں سال کے افتتاح کی شکل میں ہمارے لئے پیدا ہوا ہے۔ یہ ہمیں دعوت دے رہا ہے کہ ہم اس میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں اور علیٰ حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں اور نفوس و اموال میں غیر معمولی برکت سے شاد کام ہوں۔

خریداران الفرقان کو اطلاع

ماہِ نومبر کا شمارہ بروقت ڈاک کے ذریعہ بھجوا دیا گیا ہے۔ جن خریدار احباب کا چندہ ختم تھا انہیں حسبِ سابق اطلاع وی پی کیا گیا ہے اُمید ہے کہ سب احباب وی پی وصول کر لیں گے۔ اِس نمبر میں علمی اداریہ کے علاوہ پانچ شعراء کرام کی نظمیں، دلچسپ شذرات اور دیگر مفید مضامین شاملِ اشاعت ہیں۔

رسالہ کا چندہ سال بھر کے لئے دس روپے مقرر ہے۔

(منیجر الفرقان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افضل الرسل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(مکرم کیپٹن شیخ نثار احمد صاحب لاہور چھاؤنی)

کائنات کی ہر شے پر نظر ڈالیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایک ہی جنس کی ہر شے میں کچھ امتیاز رکھا ہے یا یوں کہیں کہ ایک چیز دوسری کے مقابلہ میں کچھ خصوصیات رکھتی ہے۔ مثلاً ایک پھل آم ہی کو لیں۔ بعض آم کی نسلیں دوسرے آم کی نسبت بہتر سمجھی جاتی ہیں اس لئے کہ اچھی قسم کے آم میں کچھ خصوصیات ہوتی ہیں جو دوسرے آم میں نہیں پائی جاتیں۔ یا ایک ہی قسم کا پھول دوسرے پھول سے افضل ہوتا ہے۔ غرض کائنات کی ایسی کوئی چیز نہیں جو ایک دوسرے پر فضیلت نہ رکھتی ہو۔ اجرام فلکی پر ہی غور کریں وہاں بھی یہی اصول کارفرما نظر آتا ہے جن خصوصیات کی وجہ سے چاند تاروں سے افضل ہے وہ تاروں میں نہیں پائی جاتیں جو خصوصیات چاند میں نہیں وہ سورج میں پائی جاتی ہیں۔ بہرحال یہ حقیقت ہے کہ کائنات کی ہر چیز دوسری ہم جنس کی نسبت بعض خصوصیات کی وجہ سے افضل ہے خواہ پھل ہوں یا پھول، اناج ہو یا سبزی، انسان ہو یا حیوان۔

بعض انبیاء بھی چند خصوصیات کی وجہ سے دوسرے انبیاء سے افضل ہیں اور پھر جیسے گلاب کا پھول بعض خصوصیات کی وجہ سے سب پھولوں کا بادشاہ سمجھا جاتا ہے اسی طرح انبیاء میں بھی ایک ایسا مبارک وجود ہے جو تمام دوسرے انبیاء پر فضیلت رکھتا ہے۔ جب ہم ایک نبی کی دوسرے نبی پر فضیلت کا اظہار کرتے ہیں تو ممکن ہے کہ کوئی لاعلمی کی وجہ سے اعتراض کرے کہ نعوذ باللہ ایسا کہنے سے انبیاء کی ہتک ہوتی ہے۔ نہیں، ایسا نہیں۔ بھلا ایک کمزور انسان اور ہر لمحہ کسی رہبر کا محتاج ایسے پیارے وجود کے متعلق جو انسانوں کے لئے خدا تعالیٰ سے ہدایت لے کر آئے اور جن پر ایمان لانے ہی سے خدا تعالیٰ کی پہچان ہو سکتی ہے اتنی جرأت اور بے باکی کر سکتا ہے؟ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ (البقرہ: ۲۵۴) یہ (مذکورہ بالا) رسول ہیں جن میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت بخشی ہے۔ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّيْنَ عَلٰى بَعْضٍ (بنی اسرائیل: ۵۶) یعنی ہم نے یقیناً انبیاء میں سے بعض کو بعض دوسرے انبیاء پر فضیلت دی ہے۔

جب ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ سب انبیاء سے افضل ہیں تو یہ اس پیارے وجود سے صرف محبت اور عقیدت کی بناء پر نہیں بلکہ یہاں بھی خدا تعالیٰ نے ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔ فرمایا مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (الاحزاب: ۴۱) نہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم میں سے کسی مرد کے باپ تھے نہ ہیں (نہ ہوں گے) لیکن اللہ کے رسول ہیں بلکہ (اس سے بڑھ کر) نبیوں کی مہر ہیں۔ نبیوں کی مہر کی وضاحت حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی (جن کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا "وہ علوم ظاہری اور باطنی سے پُر کیا جائیگا") نے یوں فرمائی ہے۔ یعنی آپؐ کی تصدیق کے بغیر اور آپؐ کی تعلیم کی شہادت کے بغیر کوئی شخص نبوت یا ولایت کے مقام تک نہیں پہنچ سکتا۔ (تفسیر صغیر)

اس فرصت میں میں ان سینکڑوں خصوصیات میں سے جن سے ہمارے آقا (فداہ نفسی) خاتم النبیین رحمۃ للعالمین تمام انبیاء سے افضل ہیں چند ایک خصوصیات نہایت اختصار سے بیان کرونگا۔

سب سے پہلی خصوصیت تو یہ ہے کہ آنحضرتؐ بنی آدم کے لئے ایک ایسا دین لائے جو ہر جہت سے افضل و مکمل ہے اور اس کے بعد کوئی نیا دین نہیں آسکتا جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (مائدہ: ۴) یعنی آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا ہے اور نعمت کو تم پر پورا کیا اور میں نے پسند کیا کہ اسلام تمہارا مذہب ہو۔ اس کے مقابلہ میں جہاں توریت میں حضرت موسیٰؑ کی تعلیم کو ناقص قرار دیکر آنے والے نبی کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی تھی وہاں انجیل بھی یہ کہہ کر کہ "اور بہت سی باتیں قابل بیان تھیں مگر تم برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب فارقلیط آئے گا تو وہ سب کچھ بیان کرے گا" اپنی تعلیم کے ناقص ہونے کا اقرار کرنے کے ساتھ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو افضل قرار دیا ہے۔

دوسرے! سردار دو جہاںؐ ایسی شریعت لائے جو تمام جہانوں اور سب زمانوں کے لئے ہے اور خدا تعالیٰ نے خود تا قیامت اس کی حفاظت کا وعدہ کیا۔ فرمایا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر: ۱۰) یعنی ہم نے یہ ذکر (قرآن کریم) نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ خدا تعالیٰ کے اس وعدہ کی تصدیق غیر مسلم بھی کرنے پر مجبور ہیں کہ قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ پورا ہوا۔ سر ولیم میور لکھتا ہے:-

"دنیا کے پردے پر غالباً قرآن کے سوا اور کوئی کتاب ایسی نہیں جو بارہ سو سال (اب تو چودہ سو سال گزر چکے ہیں۔ ناقل) کے طویل عرصہ تک بغیر کسی قسم کی تحریف و تبدیلی کے اپنی اصل حالت میں محفوظ رہی ہو"

اسی طرح ایک جرمن مستشرق نولڈکے اپنی کتاب تاریخ القرآن میں اس بات کا اقرار کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ "آج کا قرآن بعینہٖ وہی ہے جو صحابہؓ کے وقت میں تھا"۔ پھر اسکی خصوصیت یہ بھی ہے کہ صرف یہی ایک الہامی کتاب ہے جو ہماری روحانی، اخلاقی، تمدنی اور ہر علوم میں ہماری راہنمائی کرتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں؎

وَوَاللّٰهِ فِی الْقُرْاٰنِ كُلُّ حَقِيْقَةٍ
وَاٰيَاتُهٗ مَقْطُوْعَةٌ لَا تُغَيَّرُ

یعنی اللہ کی قسم! قرآن میں ہر ایک حقیقت موجود ہے اور اس کی آیات قطعی ہیں جو ہمیشہ کیلئے ہیں اور نہیں بدلیں گی (اعجاز احمدی)

پھر اپنے اردو کلام میں فرمایا؎

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

پھر ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ رحمۃ للعالمین نے ہمیں اس یقین سے پُر کیا کہ خدا ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور شرک کی لعنت سے محفوظ کیا جبکہ عیسائی توحید کو چھوڑ کر تثلیث کے پجاری بن چکے تھے، ہندو دھرم میں توحید کی جگہ سینکڑوں اصنام نے لے لی تھی۔ پارسی بھی دو خداؤں کو مانتے تھے ایک یزدان اور دوسرا اہرمن۔

رحمۃ للعالمین کا بنی آدم پر بہت بڑا احسان ہے کہ آپؐ نے خدا تعالیٰ کے رب العالمین ہونے کا تصور پیش کیا۔ یہود کی طرح یہ نہیں کہا کہ خدا صرف بنی اسرائیل کا خدا ہے۔ اہل ہنود کہتے تھے کہ پرمیشور کا تعلق صرف آریہ ورت سے ہی مخصوص ہے لیکن آنحضرتؐ نے ہمیں یقین دلایا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی جسمانی ربوبیت تمام اقوام عالم کے لئے یکساں ہے اسی طرح اس کی روحانی ربوبیت بھی تمام دنیا کے لئے یکساں ہے۔

یہ تو تھی آپؐ کی لائی ہوئی شریعت اور تعلیم کی ایک ہلکی سی جھلک جب ہم آپؐ کی ذات بابرکات کی عظمتوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس میں دوسرے انبیاء بہت پیچھے نظر آتے ہیں۔ گزشتہ انبیاء ایک قوم اور ایک زمانہ کے لئے آتے تھے لیکن آپؐ کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (انبیاء: ۱۰۸) قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (الاعراف: ۱۵۹) حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"آپؐ کی دعوت کسی محدود وقت یا مخصوص قوم کے لئے نہ تھی جیسے آپؐ سے پہلے نبیوں کی ہوتی تھی۔ آپؐ کے لئے فرمایا گیا۔ قُلْ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا اور وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ جس شخص کی بعثت اور رسالت کا دائرہ اس قدر وسیع ہو اس کا مقابلہ کون کر سکتا ہے"

(الحکم ۱۷ر مئی ۱۹۰۲ء)

حضرت لوطؑ کی بیوی نے آپ کا انکار کیا جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے فیصلہ دیا:- فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ (النمل: ۵۸) یعنی نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے اس (یعنی لوطؑ) اور اسکے خاندان کے لوگوں کو سوائے اس کی بیوی کے نجات دی۔ ہم نے اس (بیوی) کو پیچھے رہنے والوں میں رکھ چھوڑا تھا۔

لیکن ادھر حضرت خدیجہؓ نے فرمایا "خدا کی قسم! اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں اور صادق القول ہیں اور لوگوں کے بوجھ بٹاتے ہیں اور معدوم اخلاق کو آپ نے اپنے اندر جمع کیا ہے اور آپ مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کی باتوں میں لوگوں کے مددگار رہتے ہیں"

اور آپ سب سے پہلے آنحضرتؐ پر ایمان لائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عیسیٰ کو آپ کے حواری اسکریوطی نے چند روپوں کے عوض آپ کو حکومت کے حوالے کر دیا اور یہ اپنی وفا کا ثبوت دیا۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشقوں اور جاں نثاروں میں سے ایک جاں نثار کم سن نوجوان حضرت علیؓ کو آپؐ کے آدھی رات مکہ سے ہجرت کرتے وقت فرمانے پر بغیر کسی حیل و حجت کے بستر مرگ پر لیٹ گئے اپنی جان اپنے محبوب کے لئے قربان کرنے کے لئے۔ مگر خدا تعالےٰ نے سب کو اپنی حفاظت میں رکھا اور نوجوانانِ کفار ناکام و نامراد لوٹے۔

حضرت موسیٰؑ طور پر خدا تعالےٰ کی ایک ہلکی سی جھلک دیکھ کر بے ہوش ہو گئے لیکن ادھر یہ کیفیت تھی کہ

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی فَکَانَ
قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی
(النجم ۹و۱۰)

یعنی (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بندوں کے اضطراب کو دیکھ کر اور اُن پر رحم کر کے خدا سے ملنے کے لئے) اس کے قریب ہوتے اور وہ (یعنی خدا بھی محمد کی ملاقات کے شوق میں) اُوپر سے نیچے آ گیا اور وہ دونوں دو کمانوں کے متحدہ وتر کی شکل میں تبدیل ہو گئے اور ہوتے ہوتے اس سے بھی زیادہ قرب کی صورت اختیار کر لی۔

اب ایک ایسی خصوصیت کا ذکر کرنا مقصود ہے جس کا تعلق انسانوں کی اصلاح سے ہے۔ کہ آنحضرتؐ کی قوت قدسیہ نے کس رنگ میں پشتوں کے بگڑے ہوؤں میں تبدیلی پیدا کی کہ خدا اور اس کے رسولؐ کے احکام اور لائی ہوئی تعلیم پر دل و جان سے عمل کر کے اُنہوں نے حیوانیت سے ترقی کر کے فرشتوں سے جا ہاتھ ملائے اور باخدا انسان بن گئے جانی اور مالی قربانیوں کے ساتھ ایسی تاریخ لکھی کہ نہ جس کی مثال گذشتہ زمانوں میں مل سکی اور نہ تاقیامت پیش کی جا سکے گی۔ خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ
تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ
اَلِیْمٍ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ
وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ
خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ (الصف ۱۱، ۱۲)

یعنی اے مومنو کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت بتا دوں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچا لیگی۔ تم اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور اللہ تعالےٰ کے راستہ میں اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرو۔ یعنی تمہارے لئے بہتر ہے اور تم واقع علم رکھتے ہو۔ صحابہؓ نے اس تجارت کو اپنایا اور یہ تجارت اس ایمانداری سے کی کہ وہ خدا تعالےٰ سے راضی ہو گئے اور خدا اُن سے راضی ہو گیا۔

تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ حضرت موسیٰؑ پر ایمان لانے والوں نے ایک موقع پر کہا کہ "تو اور تیرا رب دونوں جاؤ اور (اُن سے) جنگ کرو۔ ہم تو بہرحال اس جگہ بیٹھے ہیں"۔ لیکن وہ پیارا وجود جو سرکار دو عالم تھا کے غلاموں نے جب وہ تعداد میں تھوڑے تھے اور سامان جنگ برائے نام تھا یہ کہا تھا "یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) جہاں فرمائیں ہم جانے کو تیار ہیں۔ اے ہمارے محبوبؐ یہ تیرے عاشق صادق آپؐ کے آگے بھی لڑیں گے پیچھے بھی لڑیں گے دائیں بھی لڑینگے بائیں بھی لڑیں گے۔ دشمن آپؐ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ وہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گذرے"۔

بنی اسرائیل نے خدا تعالےٰ کی نعمتوں منّ و سلویٰ یعنی بٹیر اور ترنجبین کی ناقدری کرتے ہوئے حضرت موسیٰؑ سے کہا کہ "ہم ایک ہی کھانے پر صبر نہیں کر سکتے اس لئے اپنے رب سے دعا کر کہ وہ ہمارے لئے سبزیاں۔ ککڑیاں۔ گیہوں مسور اور پیاز پیدا کرے۔ اور یہ بات خدا تعالےٰ کی ناراضگی کا باعث بنی جب کہ خدا تعالیٰ نے ان سے کہا۔

اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ
هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِیْ
هُوَ خَیْرٌ (البقرہ ۶۲)

کہ تم اس چیز کی بجائے جو اعلیٰ ہے اس چیز کو لینا چاہتے ہو جو ادنیٰ ہے اور وہ

وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ۔

اللہ تعالےٰ کے غضب کے مورد بن گئے۔

ہمارے محبوبؐ نے اپنے عاشق جانثاروں اور غلاموں میں صبر و قناعت کا ایسا مادہ پیدا کر دیا تھا اور غزوۂ خندق کے موقع پر صحابہؓ بھوک کی شدت کو کم کرنے کے لئے پیٹوں پر پتھر باندھے ہوئے میدان کارزار میں کود پڑے اور بھوک مٹانے کے لئے ایک لقمہ کا مطالبہ بھی نہیں کیا کہ جس سے خوش ہو کر خدا تعالےٰ نے اپنے ان اسلام کے جاں نثاروں کو شام کی کنجیاں اور اس کے سرخ محلات فارس کی کنجیاں اور اس کے سفید محلات یمن کی کنجیاں کشفی رنگ میں عطا کی گئیں اور خدا تعالےٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا۔

حضرت عیسےٰ کے شاگرد پیلاطوس نے حکومت سے ڈر کر آپ پر تین دفعہ لعنت کی۔ لیکن جن کی زندگیاں خدا اور اس کے رسولؐ کے لئے وقف تھیں جن کے عشق و محبت اور وفا کے جذبہ کو دُنیا کی بڑی سے بڑی مصیبتیں بھی نہ کم کر سکیں اُن میں سے ایک وفا کے پُتلے حضرت اشمرؓ کو قتل کیا جانے لگا۔ تو انہوں نے کفار کے ایک سوال پر بڑی بشاشت سے کہا "میں تو یہ بھی گوارا نہیں کر سکتا کہ میرے محبوب کو کانٹا بھی چبھے اور میں زندہ رہوں"۔

جب مالی جہاد کا وقت آیا تو حضرت ابو بکرؓ نے اپنے محبوب کی ایک آواز پر اپنے گھر کا سارا اساثہ دین کی خاطر آپؐ کے سامنے ڈال دیا۔ حضرت عمرؓ اپنے گھر کا آدھا اثاثہ لے آئے صحابہ کے مکہ سے ہجرت کے بعد مدینہ میں انصار نے اپنے مہاجرین بھائیوں کے لئے جن کے قبیلے مختلف تھے آپس میں کوئی خونی رشتہ بھی نہیں تھا۔ ہاں البتہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن کے درمیان ایک ایسا روحانی رشتہ قائم کر دیا تھا کہ انصار نے اپنے مہاجر بھائیوں کی مالی حالت کی بے بسی دیکھ کر اپنے باغ آدھے آدھے کر دینے کی پیشکش کی۔ حضرت سعدؓ نے اپنا سارا مال و متاع نصف نصف گن کر حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ کے سامنے رکھ دیا۔ اس مالی جہاد کے عوض خدا تعالےٰ نے اپنے وعدے کے مطابق اپنے ذمہ قرضہ کو اس قدر بڑھا کر لوٹایا کہ غریب مسلمان آدھی دنیا سے زیادہ کے وارث بنے۔

جانی اور مالی جہاد کرنے والے صحابہؓ کا زمانہ جوں جوں دور ہوتا گیا۔ مسلمان ہر پہلو سے کمزور ہوتے اور ضلالت کے عمیق گڑھے میں گرتے گئے تو خدا تعالےٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق ایک پیارے اور پاکباز اور پیارے بندہ کو بھیجا جس نے اپنی جماعت میں وہ روح اور جذبہ پیدا کیا جو صحابہ رسول اکرمؐ میں تھا اور فرمایا:۔

"صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا"

تو پھر خدا تعالےٰ کے فضل اور رحمۃ للعالمین کے ساتھ عشق و محبت اور عقیدت کے طفیل جماعت نے کیا بلحاظ روحانی ترقی اور کیا بلحاظ جانی و مالی قربانی اپنے آپ کو صحابہؓ کے نقش قدم پر چلایا۔ تاریخ شاہد ہے کہ اس جماعت پر کتنے ہی ابتلاء آئے۔ کتنی آزمائشوں سے گذرنا پڑا۔ لیکن جماعت بڑی بشاشت کے ساتھ جانی جہاد میں پوری اتری۔ اور پھر مالی جہاد کا وقت آیا تو کبھی تحریک جدید کبھی وقف جدید فضل عمرؓ فاؤنڈیشن ہو یا صد سالہ احمدیہ جوبلی اس جہاد کے لئے بھی قدم پہلے کی نسبت تیزی کے ساتھ آگے بڑھتے گئے اور اس مالی جہاد کی کامیابی پر غریب مسکینوں کی اس جماعت نے خدا تعالےٰ کے وعدہ یُضٰعِفُهٗ لَكُمْ بڑی شان سے پورا ہوتا دیکھا۔

"اسلام کے مجاہدو! احمدیت کے جاں نثار غازیو! اب پھر خلیفہ وقت نے مالی جہاد کی طرف پکارا ہے۔ آپ کے لئے پھر خدا تعالےٰ کی نصرت کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں آئیں! ہم قدم ملا کر آگے بڑھیں اور ان دروازوں میں داخل ہو کر افضل الرسل کے صحابہؓ کے ساتھ جا ملیں احباب جماعت کو علم ہو چکا ہے کہ خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید دفتر سوم کے دسویں سال کا اعلان فرما دیا ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ مومن کا قدم ہر ابتلاء اور آزمائش کے بعد آگے ہی بڑھتا ہے تو آئیں ہم اب بھی اپنے قدم تیزی کے ساتھ آگے بڑھاتے ہوئے جتنا جلد ہو سکے وقت کی رفتار کو پیچھے چھوڑتے ہوئے منزل مقصود کو پالیں۔

یاد دہانی اور جذبۂ قربانی میں مزید ترقی کے لئے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے دو اقتباسات پیش کرتا ہوں (خدا کرے ایسا ہی ہو) حضور نے فرمایا:۔

"احباب جماعت کے اخلاص کے پیش نظر تحریک جدید کے چندوں کے لئے گذشتہ سال میں نے جو معیار مقرر کیا تھا غیر معمولی اور نامساعد حالات کے باوجود احباب نے اس سے بڑھ کر وعدے لکھوائے جماعتوں کو پچھلے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہاں ابتلاء و آزمائش کے جن خطرناک حالات پیش گزرنا پڑا ہے اور جو جانی اور مالی نقصانات اُٹھانا پڑے ہیں ان کی وجہ سے وصولی میں ابھی کچھ کمی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احباب کے اخلاص کے پیشِ نظر امید ہے کہ گزشتہ سال کے حسابات بند ہونے کی تاریخ سے قبل احباب جماعت اس کمی کو بھی پورا کر دکھائیں گے۔"

"مَیں آج یکم نومبر کو تحریک جدید کے دفتر اوّل کے اکتالیسویں، دفتر دوم کے اکتیسویں اور دفتر سوم کے دسویں سال کا افتتاح کرتا ہوں اور اعلان کرتا ہوں کہ مَیں نے تحریک جدید کی مالی قربانیوں کیلئے جو معیار پچھلے سال دیا تھا وہ نئے سال میں بھی قائم رہے گا۔ مَیں اللہ تعالیٰ پر توکّل کرتے ہوئے امید کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے احباب جماعت کو توفیق دے گا اور اس طرح گزشتہ سال کی وصولی میں جو عارضی کمزوری رہ گئی ہے اسے اپنے فضل سے دُور کرے گا اور آپ کو آپ کے اخلاص کے پیشِ نظر نئے سال میں بھی بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم نومبر/نبوت ۱۳۵۳ھش بمقام ربوہ)

ایک اور تحریک جس کا اعلان حضور نے گزشتہ سال جلسہ سالانہ پر صد سالہ احمدیہ جوبلی کے نام پر کیا اور جماعت نے اس تحریک کو خدا تعالیٰ کا فضل اور انعام سمجھتے ہوئے اس کا استقبال نعرۂ تکبیر سے کیا تھا ہم نے اس سال کے اختتام تک اس سال کا ½ وعدہ ادا کرنا ہے۔ مومن بھی بھی یاددہانی کرانے کا موقع نہیں دیتا۔ حضور اس سے قبل دو دفعہ اخبار الفضل میں یاددہانی کرا چکے ہیں۔ اب احباب جماعت کا جذبۂ قربانی تقاضہ کرتا ہے کہ اس سے پہلے کہ حضور ایک بار پھر یاددہانی کرائیں امسال کے وعدوں کا ½ حصہ ادا ہو جانا چاہیئے۔ اگر ہمیں خاتم النبیینؐ اور مسیح موعودؑ سے عقیدت اور محبت ہے اور یقیناً ہے تو ہمیں اپنے اعمال اور قربانیوں سے ثابت کرنا ہوگا کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی قوّتِ قدسیہ کا اثر اُس زمانہ تک ہی محدود نہیں، آج بھی اس کے ذریعے روحانی اندھے بینائی حاصل کر رہے ہیں اور پُشتوں کے بگڑے انتہائی بلندیوں پر پہنچ رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعا کی تحریک کے ساتھ اس مضمون کو ختم کرتا ہوں:-

"بیرونی ممالک میں اور بالخصوص افریقہ میں جماعت کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں لاکھوں تثلیث پرست اور لامذہب مسلمان بنے ہیں ہمیں پیاس ہے اس بات کی کہ ساری دنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آ جمع ہو۔ سو قربانیاں دو اور دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اور میری پیاس کو بجھانے کے سامان کرے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم نبوت ۱۳۵۳ھش بمقام ربوہ)

اعلان دارالقضاء

محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ زوجہ خان محمد حق نواز خان صاحب ایڈووکیٹ E/30 ماڈل ٹاؤن لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم میاں محمد یوسف صاحب وفات پا چکے ہیں۔ پلاٹ 9/2 رقبہ دو کنال واقع محلہ دارالصدر مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں (۱) میاں محمود احمد صاحب۔ (۲) میاں محمد یحییٰ صاحب (۳) میاں محمد احمد صاحب (۴) میاں محمد سعید صاحب (۵) میاں محمد ادریس صاحب (۶) میاں محمد یونس صاحب (۷) میاں محمد شعیب ضیاء صاحب۔ (۸) مسعودہ بیگم صاحبہ (۹) تنویر اسلام صاحبہ۔ جملہ لواحقین نے اپنے اپنے حصص کا جداگانہ قبضہ جائیداد متروکہ حاصل کر لیا ہے جس کا عمل زبانی معاہدہ کے مطابق ہوا ہے میرے حصہ میں مذکورہ بالا پلاٹ آیا ہے۔

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ 9/2 میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

(۳۳) پُرانی اور "لاعلاج" امراض (۳۳)
کی کیورز (CURES) کے نتائج
مکرم جناب محمد عظیم شیخ صاحب دارالنصر غربی ربوہ نے لکھا "مجھے تقریباً پندرہ سال سے بواسیر خونی کی شکایت تھی۔ پائلز کیور (PILES CURE) کے استعمال سے کامل شفا ہو گئی" بیماری کا نام لکھ کر متعلقہ دوا (لٹریچر و نمونہ مفت) طلب کریں۔ مثلاً گرتے بالوں کے لئے ہیئر کیور وغیرہ۔
قیمت فی کورس -/۱۰
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

اعلان

ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۷۴ء کے لئے مطالعہ کی کتاب لیکچر لاہور مقرر کی جاتی ہے۔ تمام قائدین اضلاع و مقامی اس کتاب کو مرکز سے بذریعہ وی پی حاصل کر کے خدام میں تقسیم کریں اور مطالعہ کروائیں۔ اور مہینہ کے آخری جمعہ یا اتوار کو اس کا امتحان لے کر مرکز کو فوری طور پر آگاہ کریں۔ قیمت فی نسخہ ایک روپیہ پچیس پیسے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

۳۰ر نومبر ۱۹۷۴ء تک
مجالس سندِ امتیاز حاصل کرلیں!

محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی منظوری سے ۳۰ر نومبر ۱۹۷۴ء تک سال ۷۴-۱۹۷۳ء کا بجٹ سو فیصدی پورا کرنے والی مجالس "سندِ امتیاز" حاصل کر سکتی ہیں۔ اس لئے جملہ عہدیداران ۳۰ر نومبر ۱۹۷۴ء تک اپنے بجٹ ۷۴-۱۹۷۳ء کو پورا کر کے یہ امتیاز حاصل کرنے کی کوشش فرماویں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے اور یہ امتیاز حاصل کرنے میں کامیاب فرمائے۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دُعائے مغفرت

محترمہ صدیقن بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مستری محمد عبداللہ صاحب مورخہ ۱۳ر نومبر ۱۹۷۴ء کو جھنگ صدر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین (عبدالرحیم عارف مربی سلسلہ)

درخواست دُعا

۱۔ خاکسار کی والدہ محترمہ کا میو ہسپتال میں ہرنیا کا آپریشن ہوا ہے اور آجکل کافی کمزوری ہے احباب جماعت سے ان کی کامل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمود احمد فاروقی صدر جماعت احمدیہ حلقہ شالامار ٹاؤن لاہور)

۲۔ محترم چوہدری عطا محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ ضلع لائلپور کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ بوجہ پیرانہ سالی قویٰ پر کافی حد تک اثر انداز ہے احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (خواجہ خورشید احمد جڑانوالہ)

۳۔ میرے والد محترم حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ اٹلی و مغربی افریقہ چار پانچ سال سے بعارضہ فالج بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

(محمد اسماعیل دارالصدر جنوبی ربوہ)

جنوب اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس ۴۲ روپے — دوائی فضل الٰہی اولادِ نرینہ کے لئے کورس ۲۵ روپے — زوجام عشق طاقت کی جنرل ٹانک کورس ۳۵ روپے — دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئینۂ ایام:-

بعض خبروں کا خلاصہ

• شراب کے ناجائز کاروبار کے متعلق اہم انکشافات۔

کراچی ۲۰ نومبر۔ زہریلی شراب جس کے پینے سے پچھلے دنوں کراچی میں اموات ہوئیں ایک مقامی شراب بنانے والی کمپنی کی ملکیت تھی یہ شراب گزشتہ کافی عرصہ سے گودام میں رکھی ہوئی تھی۔ اس شراب کو تجربہ کے بعد انسانی استعمال کے ناقابل قرار دے دیا گیا تھا۔ اس شراب کے دس ڈرم ایکسائز پولیس اور شراب بنانے والی کمپنی کے بعض ملازمین کی ملی بھگت سے دیسی شراب بنانے والے بعض خفیہ اڈوں کے ہاتھ فروخت کئے گئے۔ آج صبح زہریلی شراب سے ہونے والی اموات کی تحقیقات کرنے والے ایک رکنی ٹربیونل کے سامنے بیان دیتے ہوئے یہ بات ایک سماجی کارکن غلام عباس بلوچ نے کہی۔ گواہ نے ایکسائز اور پولیس کی کارکردگی اور مبینہ بدنظمی سے متعلق اہم انکشاف کئے۔

("مساوات" لاہور ۲۱ نومبر ۷۴ء صٓ۶)

• ناجائز شراب کی ۵۰ بوتلیں برآمد، پانچ افراد گرفتار۔

بہاولنگر ۲۰ نومبر۔ ایکسائز کے عملے نے ناجائز شراب کی پچاس بوتلیں برآمد کر کے ایکسائز ایکٹ کے تحت پانچ افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔

("مساوات" لاہور ۲۱ نومبر ۷۴ء صٓ۶)

• کار کی زد میں آکر ایک شخص ہلاک

سانگلہ ہل ۱۸ نومبر۔ شاہ پور شیخوپورہ روڈ پر مانانوالہ کے قریب ایک شخص سڑک عبور کرتے ہوئے ایک تیز رفتار موٹر کار (ایل۔ آر ۲۷۷) کی زد میں آکر ہلاک ہو گیا۔ مانانوالہ پولیس نے اس سلسلہ میں ایک شخص فرمان علی کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔

(پاکستان ٹائمز ۲۰ نومبر ۷۴ء صٓ۵)

• آئل ٹینکر نے ایک عورت کو کچل دیا

سانگلہ ہل ۱۸ نومبر۔ شاہ کوٹ شیخوپورہ روڈ پر موضع سعید کے قریب تیز رفتار آئل ٹینکر (ایس۔ اے۔ ۲۵۷) نے موضع ولی پور بھورا کی ایک شادی شدہ خاتون غفوراں کو کچل کر ہلاک کر ڈالا۔ پولیس نے آئل ٹینکر کے ڈرائیور مشتاق احمد کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔

(پاکستان ٹائمز ۲۰ نومبر ۷۴ء صٓ۵)

• جعلی پیر کے قبضہ سے لڑکی کی بازیابی

لائلپور ۱۹ نومبر۔ ایک نوجوان لڑکی صغراں جسے ننکانہ صاحب سے اغوا کیا گیا تھا بالآخر پیر عارف حسین شاہ کے قبضہ سے برآمد ہوئی ہے۔ بعض لوگوں کو پیر مذکور، اس کی ایک ایجنٹ رسولاں بی بی اور صغراں پر جبکہ وہ ایک بس میں سوار ہوئے شبہ گزرا جس پر انہوں نے اُس سے پوچھ گچھ کی اور شبہ پختہ ہونے پر انہوں نے اسے سول لائنز پولیس کے حوالے کر دیا۔ بتایا جاتا ہے کہ پیر نے اقبال کیا ہے کہ وہ گزشتہ دو سال میں کئی لڑکیوں کو اغوا کر کے انہیں فروخت کر چکا ہے۔ پولیس مقدمہ درج کرنے کے بعد مزید تفتیش کر رہی ہے۔

(پاکستان ٹائمز ۲۰ نومبر ۷۴ء صٓ۵)

• تشدد سے ایک شخص جاں بحق

قبولہ ۲۰ نومبر۔ یہاں کا ایک معزز شہری ابراہیم مقامی پولیس تھانہ کے اہلکاروں کے تشدد سے جاں بحق ہو گیا۔ واقعات یوں بیان کئے جاتے ہیں کہ ابراہیم سکھیرا اپنی بہن کے مقدمہ قتل کے لئے عدالت میں پوری تندہی سے چارہ جوئی میں مصروف تھا۔ اس مقدمہ کے لئے اس نے اپنی جائداد بھی فروخت کر دی تھی۔ مخالف فریق نے متعلقہ تھانہ سے ملی بھگت کر کے وقوعہ کے روز ابراہیم کو تھانے میں طلب کروا لیا جہاں پولیس نے اس پر مبینہ طور پر اتنا تشدد کیا کہ وہ جاں بحق ہو گیا۔

(مساوات ۲۱ نومبر ۷۴ء صٓ۲)

• عورت کا بہیمانہ قتل

تونسہ شریف ۲۰ نومبر۔ یہاں کے نواحی قصبہ تنکانی کی شمالی جانب کھیتوں میں ایک عورت کی لاش پائی گئی جس کے جسم کے نچلے حصے کو جنگلی درندوں نے بُری طرح نوچ ڈالا تھا۔ مقتولہ کو انتہائی بیدردی کے ساتھ قتل کر کے اس کی ٹانگیں اور بازو علیحدہ کر دئے گئے تھے۔ لاش کے قریب ہی مقتولہ کے کپڑے اور برقعہ بھی پایا گیا ہے۔ مقتولہ کی انگلیوں میں طلائی انگوٹھیاں موجود تھیں۔ مقتولہ کا چہرہ بُری طرح مسخ کر دینے کی وجہ سے تا حال اس کی شناخت نہیں ہو سکی پولیس نے تمام اشیاء اپنے قبضہ میں لے کر تحقیقات شروع کر دی ہے۔

(مساوات ۲۱ نومبر ۷۴ء صٓ۲)

• جڑانوالہ کے قریب زبردست فائرنگ

جڑانوالہ ۲۰ نومبر۔ جڑانوالہ کے ایک نواحی گاؤں چک ۳۵۵ گ ب میں کھرل برادری کے دو متحارب گروپوں کے درمیان زبردست فائرنگ ہوئی۔ یہ جھگڑا گاؤں کی ایک عورت گاماں کے رشتہ پر ہوا۔ پولیس نے ۴۴ افراد کو گرفتار کر لیا ہے ان میں چند عورتیں بھی شامل ہیں۔

(مساوات ۲۱ نومبر ۷۴ء صٓ۲)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ادائیگیوں کے لئے نیا طریق

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی ادائیگیوں کے متعلق پہلے یہ اعلان تھا کہ کُل وعدہ کا ۱/۸ فروری ۱۹۷۵ء تک ادا ہو جائے۔ موجودہ حالات کے پیشِ نظر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ کل وعدہ کو پندرہ سالوں پر پھیلا کر اس کا ۱/۱۵ ہر سال آنا چاہئیے یعنی اب فروری ۷۵ء کے اختتام سے پہلے پہلے کُل وعدہ کا ۱/۱۵ آجانا ضروری ہے۔ مثلاً جس دوست کا وعدہ سو روپے کا ہے وہ اس تاریخ تک ۶٫۶۶ روپے ادا کریں گے۔ ایک ہزار کے وعدہ والے دوست ۶۶٫۶۰ روپے، وعلیٰ ہذا القیاس احباب سے اس سال کی رقوم جلد ادا کرنے کی درخواست ہے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۷۴ء کے صٓ۵ پر جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ ۱۹۷۴ء کا پروگرام شائع ہوا ہے۔ اس میں پہلے روز (۲۶ دسمبر ۷۴ء) کے اجلاس دوم میں مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ کی تقریر کا موضوع غلط شائع ہو گیا ہے موضوع کے اصل الفاظ یہ ہیں:-

"احمدیت نے عالمِ اسلام کو کیا دیا"

احباب اس کے مطابق تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

جامعہ نصرت کی تقریب تقسیم اسناد و انعامات

جامعہ نصرت کی تقریب تقسیم اسناد و انعامات انشاء اللہ العزیز ۲۸ نومبر بروز جمعرات بوقت دس بجے منعقد ہوگی۔ محترمہ مس نسیم اولک ڈائریکٹریس ایجوکیشن سرگودھا بورڈ بحیثیت مہمانِ خصوصی اس تقریب کو رونق بخشیں گی۔

تمام وہ طالبات جنہوں نے ۱۹۷۲ء اور ۱۹۷۳ء میں بی۔ اے یا ایف۔ اے کا امتحان پاس کیا تھا ریہرسل کے لئے ۲۷ نومبر بوقت ۴ بجے سہ پہر لجنہ اماء اللہ کے ہال میں پہنچ جائیں جن طالبات نے ہڈ اور گاؤن کالج سے لینے ہوں وہ زیادہ سے زیادہ ۲۵ نومبر تک دفتر جامعہ نصرت میں اطلاع دیں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت برائے خواتین۔ ربوہ)

درخواستِ دُعا

میرے والد محترم میاں محمد صدیق صاحب بانی آجکل تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ ہر ممکن علاج کے باوجود تا حال کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم والد صاحب کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

شریف احمد بانی
B/55-E۔ نارتھ ناظم آباد۔ کراچی

کاتب کی فوری ضرورت

ماہنامہ الفرقان کے لئے ایک اچھے خوشنویس اور جذبۂ خدمتِ دین کے حامل کاتب کی ضرورت ہے۔ اغلب ہے کہ اسے کتابت کے لئے مزید کام بھی ملتا رہے گا، انشاء اللہ العزیز۔ کتابت کے نمونہ کے ساتھ مل کر تصفیہ فرمالیں۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری ایڈیٹر الفرقان ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴